اسلام اور عیسائیت
مولانا محمد ادریس کاندھلوی
کتب خانہ جمیلی ۰ دارالعلوم الاسلامیہ
کامران بلاک ۰ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۲

اسلام
اور
نصرانیت

شیخ محی الدین بن عربیؒ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۲۱ میں لکھا ہے کہ نبوت کا دروازہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بند کر دیا گیا اب کسی کو یہ بات میسر نہیں کہ کسی شریعت منسوخہ سے خدا کی عبادت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام جس وقت اتریں گے تو اسی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ اھ۔

اور امام ربانی شیخ مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں "حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نزول فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسلؐ کی شریعت کی متابعت کریں گے۔ مکتوبات صفحہ ۳۶ دفتر سوم مکتوب ۱۷۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احکام شریعت کا علم کس طرح ہوگا

شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اسی سوال کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام "الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام" ہے جو مصر میں طبع ہوا ہے حضرات اہل علم اصل رسالہ کی مراجعت فرمائیں۔ ہم بطور خلاصہ کچھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

شیخ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ بروز پنج شنبہ ۶ رجمادی الاولیٰ ۸۰۳ھ میں مجھ سے سوال کیا گیا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد کس شریعت کے مطابق حکم کریں گے آیا اپنی شریعت کے مطابق حکم کریں گے یا شریعت محمدیہ کے مطابق۔ اور اگر شریعت محمدیہ کے مطابق حکم دیں گے تو آپ کو شریعت محمدیہ کے احکام کا علم کیسے ہوگا، اور کیا ان پر وحی نازل ہوگی یا نہیں اور اگر وحی نازل ہوگی تو وحی الہام ہوگی یا وحی ملکی ہوگی یعنی بذریعہ فرشتہ کے وحی نازل ہوگی۔ یہ تین سوال ہوتے۔ اب ہم بالترتیب جواب ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

سوال اوّل اور اس کا جواب

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدیہ کا اتباع کریں گے تفصیل اس جواب کی گذر گئی۔

سوال دوم اور اس کا جواب

دوسرا سوال یہ تھا کہ نزول کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کو شریعت محمدیہ کے احکام کا علم کس طرح ہوگا؟ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ نے اس کے چار طریقے ذکر فرماتے ہیں جن کو ہم اختصار اور وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

طریقہ اوّل[علہ] جس طرح ہر نبی اور رسول کو بذریعۂ وحی اپنی شریعت کا علم ہوتا ہے اسی طرح ہر نبی کو بذریعہ وحی کے انبیاء سابقین اور لاحقین یعنی گذشتہ اور آئندہ انبیاء کی شریعتوں کا علم بھی ہوتا ہے جبریل علیہ السلام کی زبانی یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں پیغمبر پر فلاں کتاب نازل ہوئی اور فلاں نبی پر فلاں کتاب نازل ہوئی اور توریت اور انجیل اور زبور میں تو خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ کی کتاب اور آپ کی شریعت

علہ قال السیوطی الطریق الاول ان جمیع الانبیاء قد کانوا یعلمون فی زمانہم بجمیع شرائع من قبلہم ومن بعدہم بالوحی من اللہ علی لسان جبریل علیہ السلام التنبیہ علی بعض ذلک فی الکتاب الذی انزل علیہم والدلیل علی ذلک انہ ورد فی الاحادیث والاثار ان عیسی علیہ السلام بشر امتہ بمجیئ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اخبرہم بعدہ بجملۃ من شریعتہ یاتی بہا تخالف شریعۃ عیسی وکذلک وقع لموسی وداؤد علیہما السلام الی اخر ما قال۔ کذا فی الاعلام ص۱۸۹ ج۲ من الحاوی

بعد ازاں شیخ سیوطی رحمہ نے توریت اور انجیل اور زبور میں جو بشارتیں حضور پر نور کی آمد اور آپ کی شریعت اور صحابہ کرام کے متعلق تھیں ان کو نقل کیا ہے۔ اہل علم اصل کی مراجعت کریں ۱۲۔

اور آپ کے صحابہ کے اوصاف مذکور ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے اہم مقاصد میں یہ تھا۔ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ یعنی اپنی امت کو اس کی بشارت سنا دیں کہ جس نبی آخر الزماں کی تمام انبیاء خبر دیتے آتے اب اس کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار بار اپنی امت کو اس کی تاکید اکید کی کہ اگر اس نبی آخر الزماں کا زمانہ پاؤ تو ضرور ان پر ایمان لانا اور آپ کے صحابہ کرام کے اوصاف بتلائے۔ صحابہ کے اوصاف میں یہ بھی ارشاد فرمایا۔

اناجیلھم فی صدورھم رھبان باللیل لیوث بالنھار۔ ان کی انجیل ان کے سینوں میں محفوظ ہوگی یعنی وہ اپنی کتاب یعنی قرآن کے حافظ ہوں گے رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔

طریقہ دوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم کو دیکھ کر شریعت کے تمام احکام سمجھ جائیں گے نبی اور رسول کا فہم اور ادراک تمام امت کے فہم اور ادراک سے بالا اور برتر ہوتا ہے امت کے تمام فقہاء اور مجتہدین نے مل کر جو شریعت کے احکام کو سمجھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تنہا فہم و ادراک ہزاراں ہزار درجہ اس سے بلند اور برتر ہوگا۔ نبی کی قوت قدسیہ بمنزلہ آفتاب کے ہے اور فقہاء اور ائمہ اجتہاد کی قوت ادراکیہ بمنزلہ ستاروں کے ہے۔

طریقہ سوم حافظ ذہبی اور حافظ سبکی فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے صحابی بھی ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے اپنی وفات سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ علاوہ شب معراج کے بار بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا روایات سے ثابت ہے۔ پس جس طرح صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ آپ کی شریعت کا علم حاصل ہوا اسی طرح اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا علم حضور سے بلاواسطہ ہوا ہو تو کوئی مستبعد نہیں۔ خصوصاً جب کہ

احادیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں وہ میری اُمت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔ اور ظاہر ہے جب عیسٰی علیہ السلام حضور پر نور کے خلیفہ ہوں گے تو ضرور آپؐ کی شریعت سے واقف ہوں گے۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام نبی بھی ہیں اور صحابی بھی۔ اور حضورؐ کے آخری صحابی ہیں یعنی سب سے اخیر میں حضرت عیسٰی کی وفات ہوگی۔ باقی تمام صحابہ حضرت عیسٰی سے پہلے گذر گئے۔ کذافی الاعلام ص۱۶۱ ج ۲ من الحاوی۔

طریقہ چہارم حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے بعد روحانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت بیداری بار بار ملاقات فرمائیں گے اور جس چیز کی ضرورت ہوگی وہ براہِ راست بالمشافہ حضور سے دریافت فرمالیں گے۔

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں حضرات انبیاء سابقین کی ارواح طیبہ سے ملاقات فرماتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے جب معراج کے لئے براق پر روانہ ہوئے تو راستہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ ان حضرات نے حضورؐ کو سلام کیا اور حضورؐ نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ ایک مرتبہ حضور نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور موسٰی علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔

پس جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم میں تشریف فرما تھے اور حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی علیہم السلام عالم برزخ میں تھے اور ملاقات ہوتی رہی اور سلام و کلام ہوتا رہا۔ حضورؐ نے شب اسراء میں بیت المقدس میں امامت فرمائی اور تمام انبیاءؑ نے حضورؐ کی

ؑ روی ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی ولا رسول الا انہ خلیفتی فی امتی بعدی کذافی الاعلام ص۱۶۱ ج ۲ من الحاوی ۱۲۔

اقتدار کی اسی طرح اس کا برعکس بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد اس عالم میں تشریف فرما ہوں اور حضور پر نور عالم برزخ میں ہوں اور طرفین میں ملاقات ہو سکے اور افاضہ اور استفاضہ کا سلسلہ جاری رہ سکے۔

وان جماعۃ من ائمۃ الشریعۃ نصوا علی ان من کرامۃ الولی انہ یری النبی صلے اللہ علیہ وسلم ویجتمع بہ فی الیقظۃ ویأخذ عنہ ما قسم لہ من المعارف و المواھب وممن نص علی ذلک من ائمۃ الشافعیۃ الغزالی والبارزی و التاج بن السبکی والعفیف الیافعی و من ائمۃ المالکیۃ القرطبی وابن ابی جمرۃ وابن الحاج فی المدخل وقد حکی عن بعض الاولیاء انہ حضر مجلس فقیہ فروی ذلک الفقیہ حدیثا فقال لہ الولی ھذا الحدیث باطل فقال الفقیہ ومن این لک ھذا فقال ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقف علی راسک یقول انی لم اقل ھذا الحدیث وکشف للفقیہ فراٰہ - و قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی لو حجبت عن النبی صلی اللہ علیہ

اور ائمہ شریعت کی ایک جماعت نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ ولی کی کرامات میں سے یہ ہے کہ وہ حالت بیداری میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا اور آپ کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرتا ہے اور آپ سے علوم و معارف میں سے جو اس کے لئے مقدر ہے حاصل کرتا ہے اور ائمہ شافعیہ میں سے امام غزالی رح اور بارزی رح اور تاج الدین سبکی اور عفیف یافعی رحمہم اللہ نے، اور ائمہ مالکیہ میں سے قرطبی ابن ابی جمرہ اور ابن حاج رح نے مدخل میں تصریح کی ہے۔ اور بعض اولیاء سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیہ کی مجلس میں تشریف لے گئے، انے ان فقیہ نے کوئی حدیث روایت کی تو ان ولی نے یہ فرمایا کہ یہ حدیث تو باطل ہے۔ تو فقیہ نے فرمایا کہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ دیکھئے یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے سرہانے تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو نہیں کہا اور ان فقیہ کو بھی مکشوف ہوا اور انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بحالت